







حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۳۰ جلد ۲ | لودیانہ ۲۴ جولائی ۱۸۸۴ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

مہدی کاذب نے صوبہ ڈنگولا پر بھی قبضہ کر لیا ہی = **انگریزی** فوج کے تین ہزار جرار جوان ماہ ستمبر میں طرف علاقہ افغانستان پر حملہ کرینگے = **امیر کابل** نے انگریزوں کی ظاہرا تسلی کر دی ہی کہ اگر ہرات کے راستہ سے روسیوں نے حملہ کیا تو میں تمہارے ساتھ ہوں = **ایوب خان** کی بابت خبر آئی ہی کہ وہ روسیوں کی طرف سے افغانوں پر حملہ کرنے کے لئے سپہ سالار مقرر ہونا چاہتا ہی = **مہتر چترال** نے اپنا وزیر حضور گورنر جنرل کشور ہند کی خدمت میں کسی خاص معاملہ کی بابت شملہ پر روانہ کیا ہی = **سرویہ** اور بلگیریہ نے پھر سلاطین یورپ سے درخواست کی ہی کہ ہم سلطان روم کی رعایا ہو کر رہنا نہیں چاہتے ہیں = **یونان** نے سلطان روم سے پچاس لاکھ روپیہ ہرجانہ سرحدی کی بابت طلب کیا ہی = **شاہ چین** نے فرانس والوں کو جواب دیا ہی کہ تمکو جنگ کا ہرجانہ ہرگز نہیں دونگا کیونکہ اول لڑائی کی چھیڑ چھاڑ تم سے وقوع میں آئی ہی

یاغستان علاقہ کشمیر میں کپتان برک صاحب کے قتل ہونے کی خبر غلط نکلی = **امیر کابل** کے حکم سے شغنان کا حاکم میر یوسف خان قتل کیا گیا ہی = **فوا**یس روسیوں کا پیش خیمہ پہنچ گیا ہی **فرانس** میں ہیضہ اور انگلستان میں چیچک کا زور ہی **بادشاہ** ناروی مجبور کیا گیا ہی کہ لبرل وزارت کو قبول کرے = **ہالینڈ** کا شہزادہ فوت ہو گیا ہی اور اُس کا تمام علاقہ سلطنت جرمن میں شامل کیا جاویگا = **تاشقند** اور خیوا کے درمیان روسیوں کی جانب سے شتروں کی ڈاک گاڑیاں جاری ہو گئی ہیں = **گورنمنٹ ہند** نے حکم جاری کیا ہی کہ جسقدر انگریزوں کی نسبت فوجداری مقدمات دایر ہوا کریں اُنکا ایک نقشہ سالانہ مرتب ہو کر ہمارے سامنے پیش ہوا کرے **قندھار** تک ریلوے کی تیاری کی بابت گورنمنٹ ہند کی جانب سے سامان تیار ہو رہا ہی = **کلکتہ** کے اخباروں نے لکھا ہی کہ یہاں کے باشندے لائسنس ٹیکس سے ناراض ہیں اور روزمرہ عرائض پیش کرتے ہیں = **علیگڈھ کالج** میں سول سروس کے لئے ایک جماعت مقرر ہو گئی ہی = **انبالہ** سے کالکا تک جو ریل تیار ہوگی سنا جاتا ہی کہ اُسکا ٹھیکہ رائے میلا رام صاحب کو دیا جاویگا = **جاپان** میں

بمقام ٹوکیو ایک رومن کیتھولک گرجا تعمیر ہوگا جسپر دس لاکھ روپیہ خرچ کیا جائیگا اور اسمیں سے دو لاکھ روپیہ گورنمنٹ روس ادا کرے گی **چین میں** تجویز ہو رہی ہی کہ پکین سے ساحل سمندر تک ریل تیار کی جاوے چنانچہ گورنمنٹ چین نے اسکو منظور کر لیا ہی = **آفریدیوں** کی طرف سے ایک سفارت امیر کابل کے پاس یہہ پیغام لیکر گئی ہی کہ وظیفہ حال میں ہمارا گذارا نہیں ہو سکتا ہی = **خرطوم** میں جنرل گارڈن مہدی کے گھیرے میں آ رہے ہیں اور باہر سے کچھ امداد اُنکے پاس نہیں پہنچتی ہی = **راجہ صاحب** چنبہ کی عمر اب ۱۸ سال کی ہو گئی ہی اسلئے تمام اختیارات گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے اُنکو مل گئے ہیں = **مہدی** کانفرنس کا اجلاس شروع ہو گیا ہی اور رویداد کی خبر نہایت خفیہ رکھی جاتی ہی = **اخبار** رکوکاس بیان کرتا ہی کہ اب وہ وقت آگیا ہی کہ افغانستان سے انہیں شرائط پر عہدنامہ کیا جائے جن شرائط پر بخارا اور خیوا سے ہی = **کاشغر** سے خبر آئی ہی کہ روسیوں کا ایک ایجنٹ رسد وغیرہ سامان خریدنے آیا ہی = **غزنی** کے اطراف میں مشہور ہی کہ امیر کابل روسیوں سے مل رہا ہی اور روسی

نورافشاں

دکن میں اسلامی دارالعلوم

مسٹر ولفورڈ بلنٹ انگریزی سیاح نے جو ضرورت اور تجویز واسطے قایم کرنے دارالعلوم اسلامیہ کے دکن میں پیش کی تھی اور تین ہزار روپیہ بطور امداد اپنی جیب خاص سے دینے کا وعدہ کیا تھا اسپر جنوبی ہند کے مسلمان کچھ غور سے توجہ کرتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ مسٹر بلنٹ نے مسلمانوں کے ساتھ ہی ہمدردی دکھانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا کیونکہ انکی خستہ حالت پر جا بجا سپیچیں دیں بار بار نوحہ خوانی کی اور دنیا کی گھوڑدوڑ میں انکو دوسرے لوگوں کے برابر رہنے کی ضرورتیں دکھلائیں اُنہوں نے اس امر کا اظہار بھی بڑے زور سے کیا کہ مسلمان طالب علم ایسے کالجوں میں جانے اور ایسے دارالعلوموں سے تعلق رکھنے میں مجبور ہیں جہاں یورپین پروفیسر کامل الاختیار ہیں اور مذہبی لحاظ سے انکی تعلیم اُنکے حق میں سم قاتل کا حکم رکھتی ہے۔ وہ اپنے ہموطن یورپین کی تعلیم اور صحبت کی نفرت اس حد تک بڑھاتا ہے کہ اسلامی مدارس کلکتہ علیگڈھ وغیرہ میں بھی جو خاص مسلمانوں کے لئے موضوع ہیں مسلمان جوانوں کے داخل ہونے پر حرف رکھتا ہے کیونکہ وہاں پر پرنسپل اور بعض پروفیسر مسلمان نہیں ہیں +

ہندوستان کے اہل اسلام کے حق میں اسنے اپنے نزدیک نہایت ضروری اور مفید تجویز یہ پیش کی کہ وہ ہند کی موجودہ یونیورسٹیوں سے کچھ تعلق نہ رکھیں اور نواب نظام حیدرآباد کی حمایت اسلام دکن میں ایک خاص اسلامی دارالعلوم ایسا قائم کریں جسمیں علوم اور فنون اور لٹریچر وغیرہ خاص مسلمانی طرز پر سکھلائے جاویں اور سکھلانیوالے سب محمدی ہوں کیونکہ مسلمان لوگ دیکھتے ہیں کہ جو لوگ محمد صاحب کی الہٰی رسالت کے منکر ہیں جب وہ علم تاریخ فلاسفی یا مغربی لٹریچر سکھلانے پر مامور ہوں تو انکی تعلیم مسلمان طلبا کے دین و ایمان کی بیخ کنی کئے بغیر نہیں رہیگی۔ غرض مسٹر بلنٹ دکن میں مذہبی خیالات کا ایک ایسا دارالعلوم قائم کرنا چاہتے ہیں جو خاص اسلامی ملکوں کی طرز پر ہو +

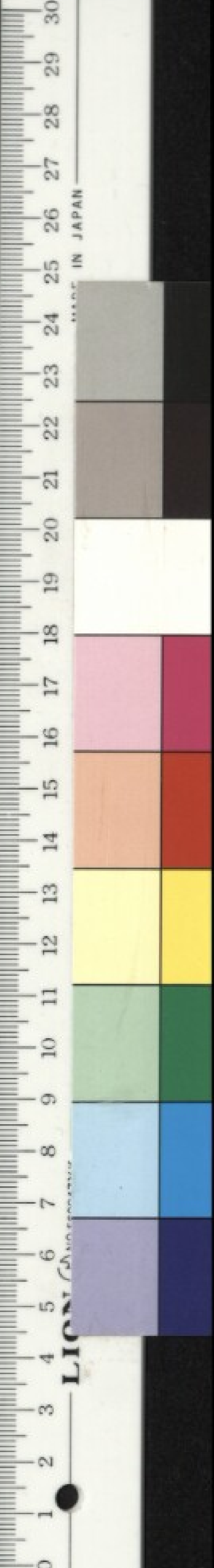
اسلامی ملک جنمیں ایسے دارالعلوم ترقی پر ہیں ٹرکی اور مصر ہیں۔ استنبول کا مدرسہ زمانہ گذشتہ اور حال میں علما کی بڑی طاقت سمجھا جاتا ہے اور ازہر کی یونیورسٹی واقع قاہرہ تمام ممالک اسلامیہ میں علم الہٰی کا اعلیٰ مدرسہ ہو چکا ہے تو گویا مسٹر بلنٹ ہندوستان میں دین اسلام کو زندہ رکھنے کے واسطے اُن ملکوں کی تعلیم کو نمونہ ٹھہراتے ہیں جنکی ملکی اور انتظامی حالت کی ابتری لاکھہ پردوں میں چھپی نہیں رہ سکتی۔ ہندوستان میں فرقہ اہل اسلام بیشک ترقی کریگا لیکن اپنی ترقی کیواسطے مسٹر بلنٹ کی پیش کردہ تجویز کو کبھی اپنے حال کے مناسب نہیں سمجھیگا +

مسٹر بلنٹ کی تجویز ثابت کرتی ہے کہ وہ اس ملک کی حالت تعلیم سے بالکل ناواقف ہیں کیونکہ فضیلت کے درجے جو مجوزہ یونیورسٹیوں میں ملتے ہیں اسی حالت میں قابل قدر ہوتے ہیں جب امتحانی مضامین میں جدید فنون تاریخ فلاسفی اور مغربی لٹریچر وغیرہ شامل ہوں اور اگر کوئی نیا دارالعلوم خاص محمدی طریق کا قایم کیا جاوے تو ضرور ہے کہ اُن مغربی مضامین کے سکھلانیوالے پروفیسر پکے محمدی ہوں لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ مسلمان پروفیسر کہاں سے دستیاب ہونگے اور جب یہہ نہیں تو آسانی سے کہا جا سکتا ہے کہ دکن کی مجوزہ یونیورسٹی اگر قائم بھی ہو جاوے تو تمام علمی مطالب میں بالکل ناکامیاب رہیگی۔ مسلمان طلباء جو اس ملک میں درجہ فضیلت حاصل کرنا چاہتے ہیں خوب جانتے ہیں کہ ترقی کا راستہ ہندوستان میں سوا یورپین یونیورسٹیوں کے اور کوئی نہیں ہے +

خرطوم

یوں تو یہہ شہر سوڈان کا دارالسلطنت اور خاص تجارت گاہ ہونے کے باعث پہلے ہی مشہور تھا لیکن آج کل مہدی کاذب اور اُسکے لشکر کے قیام گاہ ہونیکی وجہ سے اور زیادہ شہرت پا گیا ہے۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس شہر کا مختصر حال بطور جغرافیہ کے نذر ناظرین نورافشاں کریں +

یہہ شہر نیل اسود کے مغربی کنارہ پر ایک صفاچٹ میدان میں واقع ہے چھوٹے چھوٹے دیہات اسکے گرد و نواح میں بہت ہیں اور شہر کے قریب خرما اور کیلا کے چھوٹے چھوٹے باغ۔ باقی ملک میں سواحل دریا کے سوائے کوئی درخت نظر نہیں آتا۔ موسم گرما میں جو اپریل کے شروع سے نصف نومبر تک رہتا ہے گرمی شدت کی پڑتی ہے یعنے ۹۰ سے ۹۵ درجہ تک۔ بارش عموماً جولائی سے نصف ستمبر تک جاری رہتی ہے لیکن بے ترتیب اور کبھی کبھی بہت کم برائے نام بلکہ بالکل نہیں ہوتی برسات میں جزیرہ جو نیل اسود اور ابیض کے درمیان واقع ہے ہری ہری گھاس سے لہلہاتی اور مویشیوں کے لئے عمدہ چارہ بہم پہنچاتی ہے دریا کی طغیانی پہلی جون سے شروع ہوتی ستمبر میں پوری اونچائی تک پہنچتی ۱۵ ستمبر تک اسی اونچائی میں لگی رہتی اور پھر گھٹنی شروع ہوتی ہے۔ جاڑا نصف دسمبر سے شروع ہو کر نصف فروری تک جاری رہتا ہے جسمیں تھرمامیٹر کا پارہ ۴۰ درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ نومبر سے مارچ تک شمالی ہوا کا زور اور باقی مہینوں میں دوسری ہواؤں کا شور رہتا ہے موسم برسات کے سوا سال کے باقی حصہ میں بارش نہیں ہوتی جون۔ جولائی اکتوبر





اور نومبر اکثر بیماری کے مہینہ ہیں جنمیں بخار اور سہال کی شکایت برابر رہتی ہی۔ معمولی آبادی تخمیناً ۵۰ ہزار سے ۵۵ ہزار تک ہی جسمیں سے ۲/۵ غلام ہیں غیر معمولی آبادی ۱۰۰۰۰ سے ۱۵۰۰۰ تک ہی اور اسمیں عرب ہندوستانی ناسی ترکی الحبشی اور یہودی لوگ شامل ہیں غلام اور اصیل سب کے سب محمدی مالکی مذہب ہیں اور رفیعی قادری حمدی یا سعدیہ خاندان کے درویشوں کے مرید۔ اصیل اکثر تجارت پیشہ ہیں غلاموں سے کاشتکاری یا مثل روزانہ محنتوں کے مزدوری کا کام لیا جاتا ہی اور بعض گھر کے کام کاج میں لگائے جاتے ہیں۔ مالک جہانتک ہو سکے کنیز کو زوجہ بنانے میں جلدی کرتا ہی کچھ تو اس غرض سے کہ کنیز مفرور نہ ہو جاوے اور کچھ اسواسطے کہ بچے پیدا ہونے میں منافع کی صورت ظاہر ہی یہہ بھی مشہور ہی کہ جو غلام اس ملک میں پیدا ہوتے ہیں صورت شکل میں اپنے اصلی وطن سے بڑھ چڑھ کر ہوتے ہیں غیر معمولی آبادی میں سے کائیٹ لوگ اکثر سرکاری ملازم یا تاجر ہوتے ہیں ترکی الحبشی وغیرہ غیر آئینی سپاہی یا گداگر۔ یورپین قریب ۱۰۰ کے ہیں جنمیں یونانی اٹلیئن فرانسیسی آسٹرین اور جرمنی لوگ شامل ہیں

چٹائی کی ساخت روئی کے کپڑے کھجور کے رسّے اور کچھ چاندی کے کام کے سوا کوئی دستکاری قابل ذکر نہیں ہی بازار نہایت وسیع ہیں اور منیجر کے اسباب سے بھرے رہتے ہیں بیرونی اور اندرونی تجارت بہت رونق پر ہی اور بیشمار تجارتی قافلوں کے سوا ۲۰۰ جہاز مختلف الوزن برابر جاری رہتے ہیں

آبادی کی صورت بہت بے ترتیب اور بد وضع ہی سوا سرکاری مکانات اور گنتی کی اور عمارات کے کوئی عمارت قابل ذکر نہیں عام مکانات کچی اینٹوں کے بنے ہیں بالاخانہ کا کہیں نام نہیں ہر مکان کے چاروں طرف کھلا صحن اور کچی دیوار ہوتی ہے محدود ہی برسات میں گرجانیکے خوف سے ہر سال بکثرت لپائی ہوتی ہی یہہ لپائی جو گوبر سے کیجاتی ہی اکثر بیماریوں کا باعث ہوجاتی ہی چونکہ قصبہ کی جگہ نہایت نشیب ہی پانی نکلنے کا راستہ نہیں اسواسطے برسات میں چاروں طرف پانی قائم رہتا ہی حتی کہ آدمیوں کے لیے چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہی۔ سارے ضلع میں پتھر کنکر کا کہیں نام نہیں اسواسطے گرمیوں میں گرد و غبار اور برسات میں کیچڑ کا زور رہتا ہی +

بڑی بڑی عمارتیں یہہ ہیں اول سرکاری محل معہ مکانات دفاتر جو نیل اسود کے کنارہ واقع ہیں۔ دوئم اسلحخانہ معہ کارخانجات نجاری و آہنگری اور دھات پگھلانے کی بھٹیاں۔ سوئم کرنیل گارڈن صاحب کا ہسپتال چہارم جامع مسجد رشید پاشا۔ پنجم چھوٹی مسجد جسمیں ایک کنواں اور مسافروں کی رہائش کے لیے کئی ایک حجرے ہیں ۶۔ بارگ خام یک منزلہ جو بہت لمبی چوڑی ہی ۷۔ بارودخانہ اور کارتوس گھر ۸۔ رومن کیتھلک پادریوں کی کوٹھی بعمارت پختہ جسمیں ایک بغیچہ اور ایک گرجا گھر ہی ۹۔ کاپٹی لوگوں کا گرجا +

زنانہ تعلیم

ہندوستان کی حالت جو بلحاظ زنانہ تعلیم کے مہذب ملکوں سے بہت پیچھے رہی ہوئی ہی انڈین ایجوکیشن کمیشن کی جدید رپورٹ سے پورے طور پر واضح ہوتی ہی رپورٹ کہتی ہی کہ منجملہ کل زنانہ آبادی یعنے ۹۹۴۷۲۴۱۱ میں سے صرف ۱۲۶۳۴۹۴ لڑکیاں زیر تعلیم ہیں اور اگر ساتھ ہی ساتھ مردانہ آبادی اور انکی تعلیم کا حساب لگایا جاوے تو ۱۲۵ آدمیوں کے مقابلہ میں کہیں ایک لڑکی زیر تعلیم نکلیگی اور وہ بھی پوری تعلیم نہیں پا سکتی کیونکہ بچپن کی شادی کی رسم انکی تعلیمی عمر کو بہت جلد قطع کر دیتی ہی بنگال مدراس بمبئی میں کوئی کوئی لڑکیاں یونیورسٹیوں کے خطاب حاصل کرنیکے بعد میڈیکل وغیرہ کالجوں میں اعلیٰ تعلیم پانے لگ گئی ہیں لیکن ابھی انکا تعداد اسقدر کم ہی کہ اُسپر ملک کی حالت کی نسبت کوئی رائے قائم نہیں کیجا سکتی +

کمیشن اس نقص کی بابت سوا بچپن کی شادی کے اور بہت سے دلائل پیش کرتا ہی مثلاً اسٹیٹ اتھارٹی کی کم توجہگی۔ روپیہ کی قلت۔ زنانہ معلموں اور زنانہ انسپکٹروں کی ضرورت اور مناسب کتب علمی کا نہونا وغیرہ وغیرہ۔ غرض کمیشن کی اس تحقیقات سے صاف نتیجہ نکل سکتا ہی کہ زنانہ تعلیم ہندوستان میں بہت کم درجہ پر ہی اور اسیواسطے ہندوستان کی عورات ابھی تک سوسائٹی میں مردوں کے برابر کا فریق نہیں سمجھی جاتیں تو گویا یہہ کہو کہ ہندوستان کی تہذیب کی گاڑی میں ابھی تک ایک ہی گھوڑا جتا ہی اور دوسرا گھوڑا بالکل ادھورا ہی اور جب دو اسپہ گاڑی میں ایک ہی گھوڑا جتا رہیگا تو وہ بیچارہ کہاں تک چلیگا اور اسی سے ہندوستان کا تہذیب کی گھوڑدوڑ میں پیچھے رہنا صاف عیاں ہی تاوقتیکہ دوسرا گھوڑا برابر کی طاقت نہ پیدا کرے +

آخر میں کمیشن زنانہ تعلیم کی امداد میں تجویز پیش کرتا ہی کہ کچھ خاص حصہ پبلک فنڈ کا اس صیغہ کے لئے علیحدہ کیا جاوے۔ طلباء کے واسطے وظائف مقرر ہوں۔ گرینٹ ان ایڈ یعنے امداد سرکاری کے قواعد یا شرائط کسیقدر نرم کئے جاویں۔ زنانہ معلم جہاں تک ہو سکے ہندو بیوگان سے لیجاویں اور آہستہ آہستہ انکی جگہ مرد معلم مقرر ہوتے جاویں زنانہ تعلیم کے لئے مناسب کتابیں تصنیف کیجاویں اور عام حوصلہ بڑھانیکی غرض سے سرکار زنانہ تعلیم کی کارگذاریوں کو ہر ایک صورت میں خاطرخواہ امداد عطا کرے +

سوداگر

گورنمنٹ ہند اور جھوٹھ کا بڑھ جانا

اسبات کا لوگوں میں تذکرہ ہوتا ہی اور یقین بھی کیا جاتا ہی کہ سرکار انگریز کے عہد میں ہندوستان اور پنجاب میں سابق کی نسبت جھوٹھ بہت بڑھگیا ہی اور لوگوں کے دلوں میں سے خدا کا رہا سہا خوف اٹھگیا ہی مگر بہتیرے لوگ نہیں جانتے کہ کیا کہتے ہیں اسبات کا خیال نہیں کرتے کہ اسکے بڑھ جانے کا کیا سبب ہی۔ کون اسکا موجب ہی؟ آیا گورنمنٹ ہند کے قوانین جھوٹھ کو گنجایش دیتے ہیں یا لوگوں کے دلمیں اسکے جواز کے لئے کوئی اور سند ہی جس کے آسرے پر جھوٹھ بولنے کو ثواب عاقبت بھی سمجھتے ہیں۔ وہ خاص و عام جو قوانین گورنمنٹ میں اُسکے جواز و رواج کی گنجایش کا گمان کرتے ہیں اُنکی آگاہی اور تنبیہ کے لئے ہم کہتے ہیں کہ وہ تعزیرات ہند کا گیارھواں باب دفعہ ۱۹۱ سے دیکھیں بلکہ حفظ کریں جس میں ہر قسم جھوٹھ کی سزایئں مقرر ہیں۔ پھر انگریزوں کی دینی کتاب بھی کسیطرح کے جھوٹھ کا آسرا نہیں دیتی بلکہ اپنے ہر معتقد کو یہہ ہدایت کرتی ہی کہ جھوٹھ چھوڑ کے ہر ایک شخص اپنے پڑوسی سے سچ بولے کہ ہم تو آپس میں ایک دوسرے کے عضو ہیں۔ نامہ افسیوں ۴: ۲۵ اسکی رو سے کسی حالت میں جھوٹھ بولنا روا نہیں ہی۔ پس وہ گورنمنٹ جسکے لئے ایسی ہدایت ہی کیونکر جھوٹھ کی ترقی کی موجب ہو سکتی ہی+

پھر جھوٹھ کے بڑھ جانے کا کیا سبب ہی؟

میں کہتا ہوں کہ اہل ہند خود اور انکی دینی کتابیں اسکا موجب ہیں ہندوؤں کے لئے منو کا شاستر گویا آسمانی سند ہی۔ اور محمدیوں کے لئے انکی حدیثیں رسولی سند ہیں ملول کی نسبت الفنسٹون صاحب اپنی تواریخ ہند میں شاستر مذکور کا یہہ بیان پیش کرتے ہیں کہ کسی ذات کے آدمی کی جان بچانے کے لئے جھوٹھ بولنے والا آسمان میں اپنی جگہ نہ کھوئے گا۔ اسنے قابل اجر کام کیا ہی۔ پھر عورتوں کی خوشامد کرنے میں۔ گائے کے گھاس یا پھل کھائے جانے کے معاملہ میں اور برہمن کی حفاظت کے لئے وعدہ کرنے میں (جھوٹھی) قسم کھانا کوئی مہلک گناہ نہیں ہی (کتاب پہلی باب ۴) اگرچہ یہہ باتیں اہل ہند میں جھوٹھ کو ترقی دینے کی اصل موجب ہیں تاہم مورخ موصوف لکھتا ہی کہ اور بہت مقام ہیں جنمیں جھوٹھی گواہی کو برا اور قابل سزا کہا ہی۔ اور منو کے قوانین سے کئی ایک مقام اس مطلب کے پیش کئے ہیں۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ انسانی طبیعت ایسی ہی کہ امتناع شرارت کی نسبت جواز شرارت کی طرف بیشتر مائل ہوتی ہی جس قوم کی قانون کی کتاب میں جھوٹھ بعض حالتوں میں قابل ثواب کہا گیا ہی تو وہ قوم ایسے مصلحت آمیز دروغ میں کیا کچھ بڑھا نہیں سکتی چنانچہ ایسا ہی ہی کہ ایک گھرانے کے لوگ اپنے نزدیکیوں کے بچاؤ اور بہتری کے لئے جھوٹھ بولنے کو ثواب جانتے ہیں۔ منہہ سے بالتصریح کہتے ہیں اور ایسی حالتوں میں انکو کسی طرح کے جھوٹھ بولنے پڑتے ہیں اور وہ دلیری سے بولتے ہیں نہ صرف آپس میں بلکہ عدالت کے روبرو بھی بے دریغ ایسا ہی کرتے ہیں۔ عہد انگلشیہ میں سابق کی نسبت یہہ فرق معلوم ہوتا ہی۔ یہہ بات حاصل ہی کہ لوگ جھوٹھ کو پہلے کی نسبت اس عہد میں زیادہ تر برا جاننے لگے ہیں۔ اور اسلئے جھوٹھ کا بہ شہرہ جھوٹھ کا بڑھ جانا خیال کیا جاتا ہی۔ بیشتر جھوٹھ ثواب میں داخل ہونے کے سبب سے اسقدر برا نہ سمجھا جاتا تھا۔ اور اسلئے اسکی بڑھتی یا گھٹتی کا کچھ ایسا خیال نہیں ہو سکتا تھا+

ہندوستان اور پنجاب کی آبادی کا دوسرا حصہ مدت سے محمدی لوگ ہیں۔ ان میں بھی دروغ مصلحت آمیز کو سچ پر ترجیح دیجاتی ہی قول سعدی۔ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔ پھر اسی کتاب کے حاشیہ پر جسمیں قول مذکور پایا جاتا ہی کسی حدیث سے حوالہ دیا گیا ہی کہ در حدیث آمدہ کہ سہ جا دروغ گفتن جائز است یکے در استخلاص خون انبیاء و مؤمنین۔ دویم در حرب برائے نصرت بر غنیم۔ سویم زوجہ خویش یا بیگانہ خیس (؟) در جائیکہ حرام داد برائے خوشنودی۔ اس قوم میں اپنی ہی طرز پر جھوٹھ بولنا جائز ہی۔ اور جو پادری کہ ہندوؤں میں جھوٹھ کے قانونی جواز کی نسبت کیا ہی وہ اس رسولی دروغ پر بھی ہو سکتا ہی۔ مومن کی جان بچانے کے لئے جھوٹھ بولنے کے جواز مومن کی خاطر بہت طرح کی دروغ گوئی کو شامل کرلیا ہی۔ انکی اور طرح کی بہتری بھی جھوٹھ سے حاصل کی جاتی ہی۔ ہاں ایک جھوٹھ دوسرے کو پیدا کرتا ہی۔ الحاصل جھوٹھ بڑھ جانے کے موجب اہل ہند یا انکی دینی کتابیں ہیں نہ کہ حکومت انگلشیہ اور جب تک اہل ہند اپنی ایسی دینی ہدایتوں کی محبت دل سے نہ گنوائیں تب تک جھوٹھ کو ترقی ہی دیں گے۔ اسمیں گورنمنٹ کا کیا گناہ ہی+

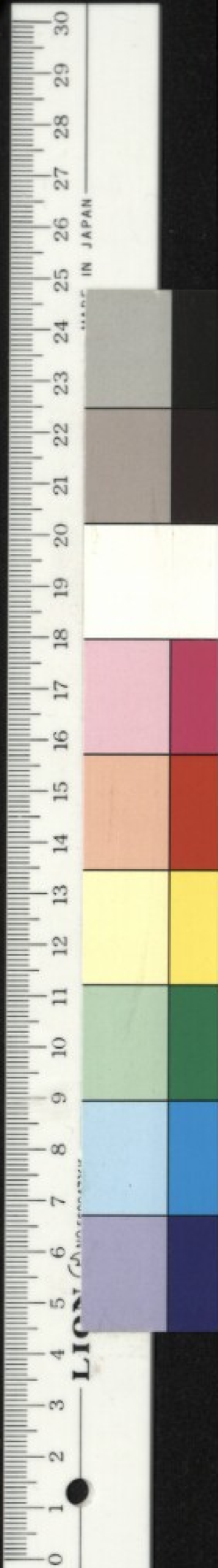
راقم جی ایل ٹھاکر داس از پسرور

نیاز نامہ

کی بابت ضروری گذارش

از بھنڈارہ ممالک متوسط ۱۱ جولائی ۱۸۸۴ء

ایک عرصہ ہوا کہ احقر نے رسالہ نیاز نامہ کی بابت ایک اشتہار لکھا تھا جسکو صاحب مہتمم نورافشاں نے مہربانی فرماکر کئی ایک مہینے تک اپنے اخبار میں چھاپا بندہ صفدر علی نے اس عرصہ میں ہر طرف سے بہت سے عنایت نامے نوازش فرمائیں کے پائے جنکیواسطے اُن سب صاحبوں کا دل سے شکر گذار ہوں اور اس



دائم المرض کو جو اس عرصہ میں زیادہ علیل رہا اور ہی کمال افسوس ہے کہ ایک دو صاحبوں کے سوا باقی مہربانوں کو جواب نہیں لکھ سکا اور اسلئے اب بذریعہ اس گذارش کے عام طور پر جواب دیتا ہوں۔ مہربانی سے اس توقف میں اور اس طرح سے جواب دینے میں مجھے معاف فرمائیں +

اول کتنے ہی صاحبوں نے نیاز نامہ طلب فرمایا ہے۔ انمیں سے چند صاحبوں نے لکھا ہے کہ ملتا نہیں ہے۔ تعجب ہے کہ امرتسر جیسے شہر سے بھی یہہ شکایت پہنچی کہ یہاں کی کتب کی دوکان میں بھی یہہ رسالہ نہیں ہے۔ اور اسوجہ سے فقیر نے ٹریکٹ سوسائٹی الہ آباد اور ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے دریافت کیا اور اب ان صاحبوں کی خدمت میں اطلاع دیتا ہوں کہ دونوں سوسائٹی مذکور میں کسقدر جلدیں اسوقت موجود ہیں اور ان سوسائٹیوں کے شہر میں بلا محصول ڈاک اور دوسرے مقاموں میں بذریعہ ڈاک کے مع محصول ڈاک کس قیمت فی جلد پر مل سکتا ہے +

نام سوسائٹی	مقام سوسائٹی	تعداد جلد نیاز نامہ موجودہ	قیمت فی جلد بلا محصول	قیمت فی جلد مع محصول ڈاک
نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی	الہ آباد	۲۰۰۰	۴	۶
پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی	لاہور	۸۰۰	۲	۴

دوسرے بندہ اُن بھائیوں کی خدمت میں بھی گذارش کرتا ہے جو کتب فروشی کرتے اور جنکے پاس رسالہ نیاز نامہ فروخت کے واسطے موجود ہے کہ اطلاع اپنے نام و نشان اور مقام اور تعداد جلد رسالہ مذکور اور تعداد قیمت بلا اور یا محصول ڈاک سے اطلاع فرمائیں تاکہ خریداروں کو سہولیت ہو +

تیسرے۔ احقر اُن سب کرمفرماؤں کا تہ دل سے شکرگذار ہے جنہوں نے اپنے تصنیف کئے رسالے اور کتاب اور اخبار یا دوسروں کے بندہ کے پاس بھیجے ہیں یا اُنکے نام و نشان لکھ بھیجے ہیں جو نیاز نامہ کے جواب میں لکھے گئے ہیں یا اُن میں اُس رسالہ کے متعلق کچھ اور مضامین ہیں۔ اور بشرط زندگی اور تندرستی کے اُن سب کو اچھی طرح غور اور فکر کے ساتھ پڑھکر انکے علاوہ اُن ساری کتابوں اور رسالوں اور اخباروں کو بھی جو مقابلہ دین مسیحی کے حقیقت اسلام یا تردید دین مسیحی میں پورانے یا نئے اسلام والوں نے شائع کی ہیں اسی طرح مطالعہ کرکے ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ نیاز نامہ میں نیازمند نے جن جن امروں کو پیش کیا ہے اُن امروں کی نسبت اُن کتابوں و رسالوں و اخباروں کے لکھنے والوں کا کیا فرمودہ ہے اور بندہ کی رائے میں کیا نتیجہ ہے۔ تاکہ پڑھنے والے انصاف کر سکیں اور کھوٹا کھرا پہچان لیں بفضلہ و توفیقہ تعالیٰ +

چوتھے اس عرصہ میں بعض نامہربانوں کی ایذا دہی سے بندہ کو ایک مکان سے دوسرے بلکہ تیسرے میں اُٹھانا پڑا ہے اور بعض سے بری کتابیں مجھ سے دور جو تھا ایک دوست کے مکان بھیج دیا۔ صندوقوں میں بند پڑی ہیں تو بھی جہانتک اسوقت جہاں تک حافظہ یاری دیتا ہے بندہ فہرست اُن رسالوں اور کتابوں اور اخباروں کی نیچے لکھتا ہے اس ارادہ سے کہ اگر اُن کے سوا اور کوئی کتاب یا رسالہ یا اخبار ہوں تو اپنے دوستوں اور کرمفرماؤں سے انکا نام اور نشان پاؤں اور یہ کہ کہاں سے کن داموں پر مل سکتی ہیں۔ جو صاحب مہربانی سے اطلاع فرمائینگے بندہ شکرگذار رہیگا +

فہرست یہہ ہے

۱ رفیقۃ الوداد۔ ۲ آئینہ اسلام۔ ۳ نوید جاوید۔ ۴ صوتہ تحیتہم
۵ استفسار۔ ۶ ازالۃ الاوہام۔ ۷ اعجاز عیسوی۔ ۸ بحث شریف
۹ اعجاز البیان۔ ۱۰ تصدیق المسیح۔ ۱۱ تصدیق الاسلام۔ ۱۲ رد تالیفین
۱۳ منشور محمدی۔ ۱۴ براہین احمدیہ۔ ۱۵ خطبات احمدیہ۔ ۱۶ تبیین الکلام
۱۷ تفسیر القرآن۔ سویدان اسلام۔ حمایت الاسلام۔ رسالہ ابطال التثلیث
تصنیفات جناب منشی چراغ علی صاحب جنکی فہرست پیچھے سے لکھی جاوے گی +

پانچویں بعض صاحب تقریراً یا تحریراً مباحثہ کرنا چاہتے ہیں بندہ اس تو تو میں میں کو پسند نہیں کرتا کہ اس سے فایدہ ہوتا نظر نہیں آتا اور نہ اپنے میں ایسی لیاقت اور فرصت پاتا ہے۔ بہتر یہہ ہے کہ جو صاحب اس امر کی بابت جو میں نے نیاز نامہ میں عرض کیا ہے یا اُس سے متعلق باتوں کی بابت جو کچھ فرمانا چاہتے ہیں لکھ کر مجھے عنایت فرمائیں کہیں اور دوسرے لوگ اُسے پڑھلیں اور سوچیں پیچھے جو کچھ مجھے گذارش کرنا ہوگا کرونگا تاکہ آپ اور دوسرے اہل انصاف اُسے بھی دیکھیں اور سوچیں سمجھیں۔ یہہ طریقہ میری سمجھ میں اچھا ہے +

چھٹے بعض صاحبوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ جواب نیاز نامہ لکھینگے اور نیازمند کے پاس بھیجینگے۔ مہلت درکار ہے انکی خدمت میں گذارش ہے کہ میں آخر فروری سنہ ۱۸۸۵ تک انکے جواب کا اور بھی انتظار کرونگا۔ جواب پاؤں گا تو ممنون ہونگا +

ساتویں ایک صاحب نے متفرق اور متعدد سوالات بھیجے اور جواب چاہتے ہیں۔ گذارش کہ بندہ نے نیاز نامہ میں ایک ہی امر پیش کیا ہے اور میری نظر میں وہ نہایت بڑا اور سچا امر ہے جس سے پورا پورا یقین ہوتا ہے کہ نہ قرآن و حدیث خدا کیطرف سے ہیں اور نہ جناب محمد صاحب خدا کے رسول ہیں۔ اور اسی سبب سے میں سولہ برس سے اُسی بھاری بات کو اُس رسالہ کے ذریعہ گویا پکار پکار کر اپنے بھائی مسلمانوں کی خدمت میں ہر روز اور ہر وقت عرض کرتا ہوں تاکہ اُسکی خاطر خواہ جانچ اور تحقیقات ہو اور سچی بات سب کے نزدیک قرار پا جائے دوسرے امروں کی بابت ابتک نہ لکھنے اور نہ شائع کرنے کا ایک سبب یہہ بھی ہے کہ خلط مبحث نہو جائے اور جھگڑنے لوگوں کو دور اور تسلسل مباحثہ میں پیدا کرنے کا موقع نہ ملے۔ کہ اس طرح سے پڑھنے والوں کو ایک امر سے دوسرے کے ساتھ مخلوط ہو جانے کے سبب

مشکلات میں آتی ہیں کیونکہ اُنکے جھگڑے کے سبب اصلی اور حقیقی باتیں پوشیدہ ہو جاتی ہیں۔ اور اسواسطے وہ صاحب مہربانی سے مجھے معاف فرمائیں کہ میں اُنکے سوالوں کے جواب نہیں لکھ سکا۔ اگر وہ اپنی تسلی اور تحقیقات کرنا چاہتے ہیں تو اُن امروں کی نسبت رسالے اور کتابیں موجود ہیں اور مسیحی بھائی بھی تیار بجواب میں ہونگے۔ سوالات مشکل اور سنئے نہیں ہیں۔ چونیہ بعتر صفدر علی از جبلپورہ۔

مختلف خبریں

دیسی ساخت کا بلاٹنگ کاغذ (سیاہی چوس)۔ اضلاع متوسط کے سرکاری دفتروں میں استعمال ہونے لگ گیا ہے +

میسور میں جو عورتیں پچھلے دنوں محکمہ ڈاک میں نوکر ہوئیں تھیں اُنمیں سے ایک نے پوسٹ مسٹرس کے عہدہ پر ترقی پاکر کونور کے پوسٹ آفس کا چارج لے لیا +

کلکتہ کے نومسلم انگریزوں میں سے صرف ۲ کس اسلام پر قائم رہے تھے سو اُنمیں سے ایک بجرم حملہ کرنے ایک یوریشین لڑکے پر ایک مہینہ کی قید ہوئی +

وسٹرن سٹار راوی ہے کہ ایک شکاری نے ٹریونکور میں ایک سانپ کا شکار کیا جو ۲۰ فیٹ لمبا اور ۲ فیٹ مدور تھا کھال اُتارنیکا قصد کیا تھا لیکن نہیں اُتر سکی +

دو مرہٹی اخباروں کے اڈیٹر جو ۱۸۸۲ء میں مجرم ہتک عزت مہاراجہ کولاپور کے قید ہو گئے تھے اب رہا ہوئے ہیں اور پونا میں اُنکے ہم قوم لوگوں نے اُنکی کمال تعریف کی +

ٹائمس آف انڈیا لکھتا ہے کہ چار انگریز کتے کے کاٹنے سے مر گئے اور اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ عام کتوں پر ٹیکس لگایا جاوے اور جنکے مالک روپیہ ادا نہ کرنا چاہیں اُنکو مار ڈالا جاوے +

بہت عرصہ نہیں گذرا کہ روس کا سب سے لایق فائق جرنیل سکابیلاف مر گیا تھا اور اب سب سے تجربہ کار جنگی انجینیر جنرل ٹاڈلبین کی موت کی خبر آئی ہے ان دو شخصوں کا نقصان روس کی قومی طاقت میں بیشک بڑی کمی کا باعث ہے +

مہدی کاذب العبید سے کوچ کر گیا اور کردوفان سے نکل کر ایک دشوار گذار قلعہ میں جو العبید سے پانچ منزل جانب جنوب واقع ہے بمعہ اپنی زوجگان اور خزانہ کے جا داخل ہوا۔ اسکی طاقت بسبب عداوت سرداروں کے جو سوڈان میں نہایت طاقتور قوم ہے بہت کم ہو گئی +

مشہور ہے کہ بخارا میں ۵۰۰ روسی جمع ہیں اور تعداد انکا دن بدن ترقی پر ہے +

معتبر خبر ہے کہ روسیوں نے دریائے کنارہ ہری رود مقابل سرخس قبضہ کر لیا ہے +

آج کل کے چیچک کے رو اور اسکی متعلقہ جزو نے ویکسینیشن کا اعتبار بہت کم کر دیا ہے خصوصاً جہل نے خلاف ویکسینیشن کے عصیان حلقوں میں بن آئی ہے۔ چھاؤنی جالندھر میں بوڑھے زن و مرد کو جنکو مکرر ٹیکا لگ چکا تھا چیچک نے ہلاک کر دیا بستیات جالندھر میں بھی کوئی کوئی ٹیکا لگے ہوئے آدمی مبتلا ہو گئے ہیں۔ بنگلور میں انگریزی فوج پر چیچک کے شدید حملے ہوئے اور ڈپٹی سرجن جنرل ٹارنٹ اُسکی وجہ یہ بیان کرتا ہے کہ بہت سے نیٹو لوگ خصوصاً اس مرض کے مریض شارع عام میں بے دھڑک چلے جاتے ہیں ہوا کو متعفن کرتے ہیں کیونکہ مرض متعدی ہے اسواسطے عام ہو جاتی ہے اسکا راستہ یہ ہے کہ لوداٹیکا جبراً کرایا جاوے بلکہ پلیگ کو بھی تاکید سے حکم دیا جاوے۔ جب کوئی آدمی اوسط درجہ کی عقل اور معلومات کا ایسا فقرہ پڑھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ ٹیکا لگے لوگوں کو بھی چیچک نکلتی ہے تو وہ بیساختہ سوال کرتا ہے کہ آیا لودا چیچک کو تب ہی روک سکتا ہے جب چیچک کی مرض پیدا نہ ہو +

اخبار تار برقی

شملہ ۱۴ جولائی خبر ہے کہ رعایائے ہلکر کی تاریں اور چٹھیاں۔ گمنام اور دوسری قسم کی مہاراج کے ظلم و تعدی کی نسبت برابر آ رہی ہیں اور اُنمیں یہی استدعا ہوتی ہے کہ اُنکو (مہاراج کو) مگر سرشاہی حمایت میں لیا جائے +

ٹون ہال کا خرچ پورا کرنے کے لئے میونسپل قرضہ کا اشتہار دینے کی اجازت مل گئی ہے۔ اور اُسکا ایک بڑا حصہ بھی ہو گیا ہے +

شملہ ۱۶ جولائی۔ اکثر اضلاع میں بارش ہو گئی۔ مگر ابھی اور بھی ضرورت ہے دہلی اور کانگڑہ میں ہیضہ اور شہر جالندھر کے متصل کے دیہات میں مرض چیچک اور ضلع راولپنڈی کی دو تحصیلوں میں خفیف بخار ہے۔ قطع نظر اسکے صوبہ کی صحت عموماً اچھی ہے۔ خریف کے سلئے قلبہ رانی اور تخم ریزی ہو رہی ہے +

متھرا ۱۶ جولائی سر ایلفرڈ لائل صاحب اپنے سٹاف اور دیگر افسروں سمیت جمنا کے ریلوے پل کو کھولنے کے لئے دوپہر کے دو بجے رونق افروز متھرا ہوئے۔ سر ایلفرڈ کے ہمراہ مسٹر سپیڈ سلنگ صاحب قائم مقام کمشنر آگرہ۔ مسٹر ٹین صاحب مجسٹریٹ متھرا اور یوروپین اور دیسی صاحبان کی ایک بڑی جماعت نے نواب ممدوح کا استقبال کیا بعد ازاں مع پارٹی کے سپیشل ٹرین سے پل کے اسطرف اُترے اور بہمراہی میجر گریسی اور مسٹر بل صاحب انجنیر پل مذکور پل سے پیدل عبور کیا اور اخیر درجہ کے قریب پہنچکر پل کے کھلنے کا اعلان فرمایا



اسکے جدا اسکول کے مکان میں نہایت ہی پرتکلف ناشتا تناول فرمایا جسمیں پچاس صاحبان کے قریب شریک تھے - صرف کرنیل مینٹی صاحب شاہی انجنیر اور سر ایلفرڈ لائیل صاحب تقریر کرنے والے تھے اور دونوں صاحبوں نے عمدہ اور باموقع تقریر فرمائی - ہز آنر کل صبح بذریعہ سپیشل ٹرین آگرہ تشریف لیجائینگے +

بمبئی ۱۷-جولائی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روئٹر کا یہہ بیان بالکل غلط ہے کہ صاحب رزیڈنٹ عدن ساحل شمالی کو بدین غرض تشریف لے گئے ہیں کہ بربرا بالسی اور علاقہ کے الحاق کا بندوبست کریں +

کلکتہ ۱۷-جولائی نواب لفٹنٹ گورنر بنگال کا ارادہ ہے کہ ایک کمیشن صحت مقرر کریں جو کل کلکتہ کی صحت صفائی پر رپورٹ کرے - یقین کیا جاتا ہے کہ اس کمیشن میں مندرجہ ذیل عہدہ دار شامل ہوں گے +

دو میونسپل کمشنر - ایک انجنیر - ایک میڈیکل افسر - ایک اور صاحب جو سرکاری ملازم نہ ہوں - ایک سیکرٹری اور مسٹر ہیریسن چیرمین ہوں گے +

آخر اس اشتعالک نے جو حفظ صحت کے بارہ میں یہاں ہوئی ہے - صاحبان میونسپل کمشنر کی آنکھیں کھولیں اور انکو اسطرف متوجہ کیا - کل کے جلسہ میں ایک دیسی کمشنر نے تحریک کی کہ اس بجٹ اسٹمٹ میں جو اصلاحات متعلقہ صحت کے لئے ہے ۹۲ - ہزار روپیہ اور زیادہ کیا جاوے - آخر صاحب چیرمین نے ایک کمیٹی کے مقرر کرنیکی تحریک کی جو مجوزہ اصلاحات متعلقہ حفظان صحت و تعمیرات کے متعلق مکمل سکیم تیار کرے ان کام کے لئے آخرین اور زر اطفال بھی دیے جاینگے +

اخبار انگلشمین کو معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر جے - ایم - کننگھم صاحب اور ڈاکٹر ڈی - ڈی - کننگھم صاحب کو مقرر کیا جائیگا کہ ہیضہ کے اصل کی نسبت تحقیقات کریں +

برلن - ۱۵ - جولائی - ۵ ماہ آئندہ کو بمقام گاسیٹن شہنشاہ جرمنی اور شہنشاہ آسٹریا کی ملاقات ہوگی یہاں کے فرانسیسی وکیل کو اسکی گورنمنٹ کیطرف سے ہدایت ہوئی ہے کہ کل پیرس میں چند نوجوانوں نے جرمنی کے جھنڈے کا جو ہتک کیا اس کے لئے اظہار افسوس کرے +

کیپ ٹون ۱۵ جولائی - کالونیل سکرٹری نے علاقہ بسٹولینڈ کو کیپ کالونی سے ملحق کرنیکی تحریک کا اشتہار دیدیا ہے +

قاہرہ ۱۵ - جولائی - مدیر قلعہ کسالا نے خبر دی ہے کہ ۲۷ اپریل کو جنرل گارڈن صاحب صحیح و سالم تھے - اور باغیوں نے مغربی اور مشرقی سمت سے جو حملے خرطوم پر کئے تھے ان کو انہوں نے ہٹا دیا تھا +

عدن ۱۵ جولائی - یہاں کے صاحب پولیٹکل رزیڈنٹ حضور ملکہ معظمہ کی جنگی کشتیوں عرب اور رینجر نامی اور گورنمنٹ ہند کے ایک الگبوٹ کے ساتھ ساتھ شمالی ساحل کو تشریف لے گئے ہیں تاکہ بربرا کو ملحق کریں +

قصبہ آنی تحصیل کلو ضلع کانگڑہ سے ہمارے ایک معزز کارسپانڈنٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں - کہ یہاں پر اسقدر ہیضہ کا زور شور رہا کہ جسکے صدمہ سے ایک ہفتہ میں ۵۰۷ - آدمی فوت ہوئے باعث اسکا یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ راجہ صاحب رامپور کے یہاں ایک بڑی بھاری شادی تھی جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے - اور یہہ ہیضہ کی بیماری پہلے عمار شہر سے جاری ہوئی - وہاں سے رعایا رامپور کے لوگ جو قریب دس ہزار کے تھے فرار ہوئے راستہ میں صدہا آدمی سڑکوں پر مردہ پائے گئے اور یہہ سڑک آنی سے چار میل کے فاصلہ پر واقع ہے بہت سے لوگ ستلج کا پل عبور کرکے کوٹ گڈھ میں پہنچے ابھی تک آخری خبر ہمارے پاس نہیں پہنچی ہے کہ یہہ بیماری وہاں سے دفع ہوئی ہے یا کہ نہیں +

لودیانہ

ہفتہ حال میں خوب زور شور سے خاطر خواہ بارش ہوگئی ہے اور زراعت پیشہ لوگوں کی امیدیں بر آگئی ہیں پژمردہ گھاس بھی سبزہ زار کی مانند لہلہا رہا ہے اب فصل کی بابت امید ہے کہ ہو جاوےگی +

اتوار کے روز انجمن رفاہ عام کا جلسہ منعقد ہوا جسمیں سوائے معمولی باتوں کے یہہ بات بھی پیش ہوئی کہ جناب خان بہادر منشی قادر بخش خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کی خدمت میں منجانب خان بہادر منشی محمد ابراہیم خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر یہہ درخواست پیش ہوئی کہ آپ ہمسے صلح کرلیں - حاضرین جلسہ حیران ہوگئے کہ وہ کونسی لڑائی ہے جسکے لئے یہہ صلح کیجاتی ہے - افسوس ہے کہ ایسے عام جلسوں میں ایسی ایسی درخواستیں پیش ہوتی ہیں +

جناب فنانشل کمشنر بہادر ممالک پنجاب وغیرہ انجمن رفاہ عام لودیانہ کے پیٹرن مقرر ہوگئے ہیں اور صاحب موصوف نے اس انجمن کا پیٹرن ہونا نہایت خوشی سے منظور فرمایا +

۲۲ - جولائی کو میونسپل کمیٹی گھر میں ایک جلسہ ممبران لوکل سلف گورنمنٹ کا بدین غرض منعقد ہوا کہ پریسیڈنٹ کا عہدہ کسکو دیا جاوے اور وائس پریسیڈنٹ کون مقرر ہو - تمام صاحبان ممبران نے جناب ڈپٹی کمشنر بہادر کی نسبت رائے دی ہے کہ صاحب ممدوح پریسیڈنٹ مقرر کئے جاویں اور وائس پریسیڈنٹ کے عہدہ کی بابت تجویز ہوئی کہ پھر کسیوقت سوچا جاوے - جہاں تک ہمنے غور کیا اس سے معلوم ہوا کہ سلف گورنمنٹ جسکے معنے آزاد کے ہیں کامل آزادی نہیں پائی جاتی ہے اور بعض بعض ممبر بالکل

ایک دوسرے شخص کیطرف مانگنے والے ہیں کہ جو فلاں شخص کی زبان سے فتوے ان کا علوم ہم قبول کریں۔ ہم کہتے ہیں ایسا ہرگز نہ ہونا چاہئیے بلکہ ازادی سے رائے دینی چاہئیے کیونکہ اسواسطے اسکانام سلف گورنمنٹ رکھا گیا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عہدہ وائس پریذیڈنٹی کے لئے چند صاحبان زور لگا رہے ہیں اور اس معاملہ پر بہت بحث ہونے والی ہے دیکھئے اسکا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

تعزیت نامہ کا جواب

بخدمت وائس پریسیڈنٹ (خان بہادر منشی قادر بخش جان صاحب) و ممبران انجمن و خاص و عام و دیگر رؤسا و شہر لودیانہ جنکے دستخط تعزیت نامہ پر ثبت تھے +

واضح رہے کہ سکرٹری صاحب کمشنر بہادر قسمت انبالہ نمبر ۱۴۸۰ مورخہ ۱۹-۶-۹۰ء رواں معہ نقول چٹھیات گورنمنٹ ہند و گورنمنٹ پنجاب ہر دو مضمون موصول ہوئی کہ بابت ارسال تعزیت نامہ وفات شہزادہ ڈیوک آف کلیرنس بوسیلہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بجناب حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند دام سلطنتہا کی بابت پیش کرنے تعزیت نامہ شکریہ ممبران و دیگر صاحبان کا اظہار کیا جاوے لہذا بذریعہ تحریر ہذا مرقوم ۲۰ جون ۱۸۹۰ء +

الراقم - مسٹر - جی - ای - ڈیکفیلڈ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لودیانہ

سوال قانونی

ایک دیسی حاکم نے ایک نا شایستہ فیصلہ لکھا اور ایک دوسرے شخص نے اسکی نقل کا سوال حسب ضابطہ دیا اور جب حاکم مذکور کو خبر ہوگئی کہ میرے خلاف فیصلہ کی نقل کی طلبی کا سوال گذرا ہے مگر ابھی حسب ضابطہ نقل نہ ملی تھی حاکم نے یہ جانکر کہ میرے فیصلہ کی نقل کسی نے ابتک نہیں لی ہے دفتر سے فیصلہ نکال کر اسکو تبدیل کر دیا یعنے پہلے فیصلہ کو پھاڑ کر پھر دوسرا فیصلہ لکھدیا - اور پھر محافظ دفتر نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو بذریعہ رپورٹ آگاہ کر دیا کہ فلاں حاکم نے جو فلاں مثل لی تھی اسمیں شک ہے تو بتلاؤ قانوناً اُس حاکم کی نسبت کیا کارروائی ہونی چاہیئے +

راقم - ایک سائل +

رسید زر

جناب راؤ جی ٹھاکر زمیندار پچ گڑھ	[illegible]
جناب محمد علی صاحب از کانپور	[illegible]
جناب سلطان محمد خان صاحب از کوئٹہ	[illegible]
جناب کاہن سنگھ صاحب از ٹانگو	[illegible]
جناب حافظ فتح محمد صاحب از فیروزپور	۱/
جناب سید غلام مولا صاحب مدرس لکھنوتی ضلع سہارنپور	۱/

اشتہار

تحفۃ القوانین

اگرچہ ۱۸۷۲ء سے بقول اعلیٰ احکام صوبہ پنجاب میں قانون کا نفاذ جاری ہیں لیکن ایسا کوئی مجموعہ نظر سے نہ گذرا جو معین عرائض نویسیوں و اہل معاملہ کا ہو اور حضرت اہل معاملہ سیر توجہ کرنے سے بسہولیت اپنے حقوق حاصل کر سکیں بنا برآن خاکسار نے ایکٹ ہائے نمبر ۱۸۷۲ء و نمبر ۱۸۷۷ء و نمبر ۱۸۸۲ء و نمبر ۱۸۷۸ء و نمبر ۱۸۸۰ء و نمبر ۱۸۷۱ء و نمبر ۱۸۷۴ء و نمبر ۱۸۷۶ء و نمبر ۱۸۸۷ء معہ ترمیمات و نمبر ۱۸۸۲ء و نمبر ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۸۸۴ء و نمبر ۱۸۸۵ء و نمبر ۱۸۸۶ء و نمبر ۱۸۸۷ء و نمبر ۱۸۸۸ء و ریگولیشن نمبر ۱۸۷۶ء و احکام گورنمنٹ پنجاب و نظائر چیف کورٹ پنجاب و فنانشل کمشنر صاحب و ہائی کورٹ ہائے و چیف کورٹ و محکمہ مال متعلق دیوانی و مال جمع کرکے کتاب ہذا مشتمل بر رسالات باب اول مقدمات ناقابل قبول سماعت دوم اختیارات عدالت و استعمال فریقین و ترتیب نالش و بیان تحریری سوم درخواست دیوانی و مال چہارم اجرائے ڈگری پنجم اپیل ششم نگرانی و نظر ثانی ہفتم میعاد و رجسٹری و تعین اسٹامپ دو نالش ناکافی الضمنت تالیف کی چنانچہ اب کتاب ۲۰۴ صفحہ پر رسالہ تیار ہے جس صاحب کو خرید منظور ہو بذریعہ ترسیل سے روپیہ قیمت طلب فرماویں +

المشتہر

بندہ امام بخش مولف مقام لودیانہ متصل کمیٹی باغ

اشتہار

خریدلو خریدلو خریدلو

بائبل حاشیہ دار یعنے رفرنس

پادری - سی - بی - نیوٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ کی جانب سے ایک دوکان واقع چوڑا بازار متصل دوکان غلام سنگھ سوداگر جاری ہے - بائبل اُردو حاشیہ دار یعنے رفرنس والی تیار ہوگئی ہے جسکی دو قسم کی جلد ہے ایک کی معہ محصول ۲ روپیہ اور دوسری کی معہ محصول ۱ روپیہ ہے جن صاحبان کو خریدنا منظور خاطر ہو قیمت مقرر بیشگی بھیجکر دوکان مشن مذکورہ سے طلب فرماویں +

معرفت عظیم خان کتب فروش ملازم دوکان مشن لودیانہ

دستور العمل اخبار نورافشان

یہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار بروز پنجشنبہ شایع ہوتا ہے جس میں مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں اول آرٹیکل دینی و دنیوی - دوم مضامین مالی و ملکی جنسے فائدہ خاص و عام ہو - سوم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے چہارم اخبارات ملکی و ولائتی و تار برقی و گزٹ ممالک پنجاب کا خلاصہ قیمت سالیانہ ایک پرچہ کیواسطے معہ محصول ۳ روپیہ - اور معہ محصول ۲ روپیہ - دو پرچہ کیواسطے ۵ روپیہ تین پرچہ پانچ کے واسطے جو ایک ہی نام منگانے چاہیں فی پرچہ محصول ۲ روپیہ جو کوئی چھ پرچہ اکٹھے لیوے اسکو ایک پرچہ مفت دیا جائیگا اور جو کوئی ۱۲ پرچہ منگائے تو علاوہ ایک پرچہ مفت کے ایک جلد پوری بائبل کی دیجائیگی قیمت پیشگی لیجائیگی بغیر قیمت پیشگی کے روانہ نہوگا +

المشتہر

سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ - +

[illegible]

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی - بی - نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا +